بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

واقفین نو کی تعلیم و تربیت

شمیم پرویز (نائب وکیل وقف نو)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے 3 اپریل 1987ء کو تحریک وقف نو کا اجراء فرمایا۔ اور پھر 10 فروری 1989ء کو خطبہ جمعہ بمقام بیت الفضل لندن میں ان واقفین نو کی تعلیم و تربیت کیلئے 12 بنیادی اصول بیان فرمائے کہ ان واقفین نو میں کون کون سی خصوصیات ہونی چاہئیں۔ جن کے ساتھ ایک واقف زندگی کامیاب ہوسکتا ہے۔ جو درج ذیل ہیں:

1- ہر واقف زندگی بچہ جو وقف نو میں شامل ہے بچپن سے ہی اسکو سچ سے محبت اور جھوٹ سے نفرت ہونی چاہیے۔

2- بچپن سے ہی ان بچوں کو قانع ہونا چاہیے۔ اور حرص و ہوا سے بے رغبت ہونا چاہیے۔

3- ترش روئی وقف کے ساتھ پہلو بہ پہلو نہیں چل سکتی۔ ترش رو واقفین زندگی ہمیشہ جماعت میں مسائل پیدا کیا کرتے ہیں اور بعض دفعہ خطرناک فتنے بھی پیدا کر دیا کرتے ہیں۔ اسلئے خوش مزاجی اور اسکے ساتھ تحمل یعنی کسی کی بات کو برداشت کرنا یہ دونوں صفات واقفین بچوں میں بہت ضروری ہیں۔

4- مذاق یعنی مزاح اچھی چیز ہے لیکن مزاح کے اندر پاکیزگی ہونی چاہیے۔

5- قناعت کے بعد غنا کا مقام آتا ہے۔ اور غنا کے نتیجہ میں جہاں ایک طرف امیر سے حسد پیدا نہیں ہوتا۔ وہاں غریب سے شفقت ضرور پیدا ہوتی ہے غنا کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ غریب کی ضرورت سے انسان غنی ہو جائے۔ انسان اپنی ضرورت سے غیر کی ضرورت کی خاطر غنی ہوتا ہے۔ اسلامی غنا میں یہ ایک خاص پہلو ہے جسے نظر انداز نہیں کرنا چاہیے۔ اسلئے واقفین بچے ایسے ہونے چاہئیں جو غریب کی تکلیف سے غنی نہ بنیں۔ لیکن امیر کی امارت سے غنی ہو جائیں اور کسی کو اچھا دیکھ کر انہیں تکلیف نہ پہنچے لیکن کسی کو تکلیف میں دیکھ کر وہ ضرور تکلیف محسوس کریں۔

6- جہاں تک ان کی تعلیم کا تعلق ہے۔ جامعہ کی تعلیم کا زمانہ تو بعد میں آئے گا لیکن ابتداء ہی سے ایسے بچوں کو قرآن کریم کی تعلیم کی طرف سنجیدگی سے متوجہ کرنا چاہئیے۔

7- اسکے علاوہ تعلیم میں وسعت پیدا کرنے کی طرف توجہ کرنی چاہیے اور دینی تعلیم میں وسعت پیدا کرنے کا ایک طریق یہ ہے کہ مرکزی اخبار و رسائل کا مطالعہ کرتا رہے بچپن ہی سے ان واقفین بچوں کو جنرل نالج بڑھانے کی طرف متوجہ کرنا چاہیے۔

8- ہمیں ایسے واقفین بچے چاہئیں جن کو شروع ہی سے غصہ کو ضبط کرنے کی عادت ہونی چاہیے۔ جن کو اپنے سے کم علم کو حقارت سے نہیں دیکھنا چاہیے جن کو یہ حوصلہ ہو کہ وہ مخالفانہ بات سنیں اور تحمل کا ثبوت دیں۔

9- دیانت پر بہت زور ہونا چاہیے۔ اموال میں خیانت جو کمزوری ہے۔ یہ بہت ہی بھیانک ہو جاتی ہے۔ اسکے بعض دفعہ

نہایت ہی خطرناک نتائج نکلتے ہیں۔وہ جماعت جو خالصتاً طوعی چندوں پر چل رہی ہے۔اس میں دیانت کو اتنی غیر معمولی اہمیت حاصل ہے۔گویا دیانت کا ہماری شہ رگ کی حفاظت سے تعلق ہے۔سارا مالی نظام جو جماعت احمدیہ کا جاری ہے۔وہ اعتماد اور دیانت کی وجہ سے جاری ہے۔

10- واقفین بچوں میں سخت جانی کی عادت ڈالنا نظام جماعت کی اطاعت کی عادت بچپن سے ڈالنا۔اطفال الاحمدیہ سے وابستہ کرنا۔ناصرات سے وابستہ کرنا۔خدام الاحمدیہ سے وابستہ کرنا بھی بہت ضروری ہے۔انصار اللہ کی ذمہ داری تو بعد میں آئے گی۔لیکن 15 سال کی عمر تک خدام کی حد تک تو آپ تربیت کر سکتے ہیں۔خدام کی حد تک اگر تربیت ہو جائے تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے پھر انصار کی عمر میں بگڑنے کا امکان شاذ کے طور پر ہی ہوگا۔

11- واقفین بچوں کو وفا سکھائیں۔وقف زندگی کا وفاء سے بہت گہرا تعلق ہے۔وہ واقف زندگی جو وفا کے ساتھ آخری سانس تک اپنے وقف کیساتھ نہیں چمٹتا۔وہ جب الگ ہوتا ہے۔تو خواہ جماعت اسکو سزا دے یا نہ دے وہ اپنی روح پر غداری کا داغ لگا لیتا ہے۔

12- جب یہ بچے بلوغت کے قریب پہنچ رہے ہونگے اسوقت دوبارہ جماعت ان سے پوچھے گی کہ وقف میں رہنا چاہتے ہیں یا نہیں۔اگر زندگی کا سودا کرنے کی ہمت ہے اگر اس بات کی توفیق ہے کہ اپنا سب کچھ خدا کے حضور پیش کر دو اور پھر کبھی واپس نہ لو۔پھر تم آگے آؤ ورنہ تم الٹے قدموں واپس مڑ جاؤ وقف وہی ہے جس پر آدمی وفا کے ساتھ تا دم آخر قائم رہتا ہے۔ہر قسم کے زخموں کے باوجود انسان گھسٹتا ہوا بھی اسی راہ پر بڑھتا ہے۔واپس نہیں مڑا کرتا۔‘‘

آخر میں آپ فرماتے ہیں۔اللہ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ہم واقفین کی ایک ایسی فوج خدا کی راہ میں پیش کریں جو ہر قسم کے ہتھیاروں سے مزین ہو جو خدا کی راہ میں جہاد کرنے کیلئے ضروری ہوا کرتے ہیں۔اور پھر ان پر ان کو کامل دسترس ہو۔آمین۔

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم کے ساتھ واقفین نو اب بڑے ہو رہے ہیں۔چنانچہ اب یہ منصوبہ بندی کرنے کی ضرورت ہے کہ جماعت کی ضروریات کیا ہیں اور یہ واقفین نو کس طور پر جماعت کی خدمت کر سکتے ہیں۔اسکے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 4 جنوری 2006ء کو بمقام بیت الاقصیٰ قادیان درج ذیل ہدایات فرمائیں۔آپ فرماتے ہیں۔

’’اب چونکہ واقفین نو بڑے ہو چکے ہیں۔اور ان میں سے ایسے بچے جو سکول کی تعلیم مکمل کر کے اعلیٰ تعلیمی اداروں میں داخلہ لے رہے ہیں۔ان سے رابطہ رکھ کر مستقبل میں جماعتی ضروریات کے حوالہ سے ان کی رہنمائی اور منصوبہ بندی کی ضرورت ہے ان بچوں کو احساس دلایا جائے کہ انہوں نے خود کو وقف کیلئے پیش کرنا ہے۔خصوصاً میڈیکل کے شعبہ میں بہت ضرورت ہے۔ڈاکٹرز کی ضرورت ہے۔جائزہ لیں کہ کتنے ڈاکٹرز تیار ہو سکتے ہیں۔لڑکیاں مختلف شعبہ جات میں زیادہ سے زیادہ تعلیم حاصل کریں۔ان کو زبانیں سیکھنے کی طرف توجہ دلائیں۔جو بچے پندرہ سال سے زائد عمر کو پہنچ چکے ہیں۔ان کی دینی تعلیم کا پروگرام بھی ترتیب دینا چاہے۔نصاب تو

ابتدائی ہے۔ بعد میں اُنہیں قرآن مجید۔ احادیث اور جماعتی کتب سے کس طرح واقفیت کروائی جاسکتی ہے۔ اسکے لئے منصوبہ بندی کی ضرورت ہے۔ نیز مسلسل رابطہ کے ذریعہ وکالت وقف نو کو علم ہونا چاہے کہ یہ بچے سکول کی تعلیم حاصل کرنے کے بعد کیا کررہے ہیں۔ نومبائعین کی تعلیم وتربیت کیلئے مربیان کے ساتھ ساتھ معلمین کی ضرورت بھی ہے اس طرف بھی بچوں کی رہنمائی کی ضرورت ہے''۔

جہاں تک دینی تعلیم وتربیت کا تعلق ہے۔ سترہ سال تک کی عمر کے بچوں کیلئے نصاب وقف نو مقرر ہے۔ اور اسکی ہر جگہ باقاعدہ کلاسز منعقد ہونی چاہیں۔ اگر کسی جگہ نہیں ہورہیں تو انتظامیہ کو اس طرف توجہ دینی چاہئے۔ جن بچوں کا جامعہ احمدیہ یا وقف جدید کی معلمین کلاس میں جانے کا ارادہ ہے۔ اُن کو ان کلاسز سے کافی رہنمائی ملتی ہے۔ جو بچے وقف نو کی کلاسز میں شامل نہیں ہوتے وہ پھر جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے وقت یا تو ابتدائی تحریری امتحان میں ہی فیل ہوجاتے ہیں یا پھر انٹرویو میں کامیاب نہیں ہوتے۔ عموماً ایسے بچوں کے نمبر بھی کم ہوتے ہیں۔ پھر کسی دوسری فیلڈ میں جانا بھی مشکل ہوجاتا ہے۔ اسلئے انتظامیہ والدین اور واقفین نو اسطرف خصوصی توجہ دیں۔ نمازوں میں باقاعدہ ہونا چاہیے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو شخص نماز پنجگانہ کا التزام نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ آپ تو واقفین نو ہیں۔ آپ کو کسی صورت بھی نمازوں میں سستی زیب نہیں دیتی۔ روزانہ قرآن کریم کی تلاوت کیا کریں۔ روزانہ الفضل اخبار ضرور پڑھا کریں۔ اس سے آپ کے دینی علم میں بھی اضافہ ہوگا۔ اور جنرل نالج میں بھی اضافہ ہوگا۔

سترہ سال سے زائد عمر والے واقفین نو قرآن کریم کا ترجمہ اور تفسیر پڑھیں۔ اسی طرح حدیث کا مطالعہ کریں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتابوں کا مطالعہ کریں اب حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کی روشنی میں سترہ سال سے زائد عمر واقفین نو/واقفات نو کیلئے الگ نصاب مقرر ہے، جس کا ہر چھ ماہ بعد امتحان بھی ہوتا ہے اس نصاب کی تیاری کریں اور باقاعدگی کے ساتھ امتحان میں شامل ہوں۔ جہاں تک دنیاوی تعلیم کا تعلق ہے۔ اس ضمن میں حضور انور نے بڑا واضح ارشاد فرمایا ہے کہ:

وکالت وقف نو کے ساتھ مسلسل رابطہ ہونا چاہیے تا کہ جماعتی ضروریات کے مطابق رہنمائی کی جاسکے۔ عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ بچے ایک دوسرے کی دیکھا دیکھی بغیر مشورہ کے اپنے طور پر ایسے شعبہ جات کا انتخاب کرلیتے ہیں۔ جن کی جماعت کو یا تو ضرورت نہیں ہے یا پھر کم تعداد میں ضرورت ہے۔ جبکہ گزشتہ کلاس میں اُن کے حاصل کردہ نمبر بھی ان مضامین کیلئے ناکافی ہوتے ہیں۔ پھر یا تو فیل ہوجاتے ہیں یا نمبر کم آتے ہیں۔ اور اُس فیلڈ میں جب آگے داخلہ نہیں ملتا تو پھر کوئی اور شعبہ اختیار کرلیتے ہیں۔ یوں وقت بھی ضائع ہوتا ہے۔ اور پیسے کا بھی ضیاع ہوتا ہے۔ اگر میٹرک کے بعد وکالت وقف نو سے مشورہ اور رہنمائی لی جائے تو یہ صورت حال پیدا نہ ہو۔
آئندہ بیس سالہ منصوبہ بندی کے مطابق ہمیں کل 35 اکاؤنٹنٹ چاہیں جبکہ اسوقت تک وکالت وقف نو کی اطلاع کے مطابق 215 واقفین نو بی

کام اور 19 سی اے کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔اسکے بالمقابل آئندہ بیس سالوں میں 835 ڈاکٹرز کی ضروریات کا اندازہ لگایا گیا ہے۔جبکہ اسوقت تک صرف 126 واقفین نو ایم بی بی ایس میں داخل ہو سکے ہیں۔اسی طرح پیرامیڈیکل سٹاف 1375 کی تعداد میں مطلوب ہے۔ جبکہ اسوقت تک صرف 70 واقفین نو اس شعبہ میں ٹریننگ حاصل کر رہے ہیں۔مختلف زبانوں کے 192 ماہرین کی ضرورت ہے۔جبکہ اس وقت تک صرف 71 واقفین نو مختلف زبانوں میں ڈگری اور ماسٹرز کر رہے ہیں۔

ٹیچرز 1590 چاہئیں لیکن اسوقت تک صرف 80 واقفین نو اس فیلڈ میں آنے کیلئے بی ایڈ،ایم ایڈ یا ایم۔اے،ایم ایس سی کر رہے ہیں۔جبکہ صرف دو لڑکیاں پی ایچ ڈی میں زیر تعلیم ہیں۔لیکن کوئی لڑکا ابھی تک پی ایچ ڈی تک نہیں پہنچ پایا۔

آجکل ایم ٹی اے سے متعلقہ شعبہ جات ماس کیمونی کیشن اور میڈیا سائنسز کی طرف بھی واقفین نو کا بہت زیادہ رجحان ہے۔اس سلسلہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

’’ایک بڑا آسان رستہ آجکل کے لڑکوں نے تلاش کر لیا ہے۔اور اسلئے بھی شاید کہ ایم ٹی اے کو دیکھ دیکھ کر خیال آجاتا ہے۔کچھ آپس میں بیٹھ کر باتیں کرتے ہوں گے تو سوچتے ہوں گے کہ جاب Opportunity بہتر ہے۔میڈیا سے مراد یہ ہے کہ پروڈکشن میں یا ایم ٹی اے یا ٹیلی ویژن یا الیکٹرانک میڈیا کیلئے خواہش رکھتے ہیں۔لیکن یاد رکھیں کہ ایم ٹی اے کو بھی ایک حد تک ضرورت ہے۔اور واقفین نو جس تعداد میں اپنے آپ کو اس فیلڈ میں لے جانا چاہتے ہیں۔تو اتنی کھپت نہیں ہو سکتی۔ہمیں اتنی ضرورت نہیں۔‘‘

یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ تعلیمی معیار دن بدن گرتا جا رہا ہے۔بچوں کی پڑھائی کی طرف یا تو بالکل توجہ نہیں ہے یا پھر جتنی توجہ ہونی چاہیے۔اتنی توجہ نہیں دی جا رہی۔لہذا ضرورت اس امر کی ہے کہ واقفین نو بھی والدین بھی اور نظام جماعت بھی خاص طور پر تعلیمی معیار کو بلند سے بلند تر کرنے کے لئے باہمی مشاورت کے ساتھ منصوبہ بندی کریں اور پھر اس پر موثر عمل درآمد کی بھی ضرورت ہے۔ تاکہ واقفین نو اعلیٰ تعلیم کے زیور سے آراستہ ہو کر جماعت کیلئے بہترین اور مفید وجود بن سکیں۔

آخر پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ایک ارشاد پر اپنی گزارشات کو ختم کرتا ہوں۔سیدنا حضور انور واقفین نو کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

’’ایک چیز اور یاد رکھو کہ واقفین نو لڑکوں اور دوسرے لڑکوں کی شکلوں اور حلیہ میں فرق ہونا چاہیے کیونکہ جس نے وقف کرنا ہے۔اسکی ظاہری حالت اور لباس اچھا ہونا چاہیے۔لیکن فیشن کا اظہار زیادہ نہیں ہونا چاہیے۔بال بھی اچھی طرح بنے ہونے چاہئیں۔جھومر جھومنٹ نکالنے نہیں چاہئیں۔ٹوپی پہنی ہو اور بال بھی صحیح طرح کنگھی کی ہو۔نظر آ رہا ہو کہ یہ لوگ دوسرے لوگوں سے مختلف ہیں۔ واقف زندگی میں فرق ہونا چاہیے۔دوسروں سے تھوڑا سا سوبر نظر آئیں۔کیونکہ آپ لوگوں نے جماعت کے بہت سارے کام کی ذمہ داری اٹھانی ہے۔‘‘